روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
خطبہ نمبر ۷
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۷ رجب ۱۴۰۹ھ ؍ ۱۴ تبلیغ ۱۳۶۸ہش ؍ ۱۴ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۳۹

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں ؂

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# خطبہ جمعہ

# ہر احمدی اپنے آپکو پابند کرلے کہ وہ افواہ پھیلانے والے کی اطلاع افسران بالا کو کریگا

## غیبت کے خلاف بھی چوکس رہ کر ہمیشہ نگران رہیں کیونکہ غیبت قومی نقصان پر منتج ہوتی ہے

## ہر احمدی جو ایسی بات پر کان دھرتا ہے وہ یاد رکھے کہ وہ بالآخر خدا کے حضور جوابدہ ہے

فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ
بتاریخ ۲۵ تبوک ۱۳۶۶ہش بمطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۸۷ء بمقام بیت الفضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ النساء: ۸۴ کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا:

"اس آیت کا ترجمہ یہ ہے " اور جب بھی ان کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی بات پہنچے وہ اسے مشتہر کرنا شروع کر دیتے ہیں، ایسا کیوں نہیں کرتے کہ جب ان تک کوئی بات پہنچی تو انہوں نے مشتہر کرنے کی بجائے اس بات کو اللہ اور اس کے رسول ؐ یا اس کی طرف لوٹا دیا جو صاحب امر ہو۔ ایسی صورت میں جو صاحب علم لوگ ہیں وہ ان باتوں کا تجزیہ کرتے ہیں اور پھر ان سے استنباط کرتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ کیوں ایسی باتیں پھیلائی جارہی ہیں اور یہ کہ انکی حقیقت کیا ہے۔ اگر خدا کا خاص فضل تم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً تم میں سے اکثر لوگ شیطان کی پیروی کرنے لگ جاتے"

### روحانی اور جسمانی بیماریاں

دنیا میں جتنی بھی بیماریاں ہم دیکھتے ہیں یا نہیں دیکھ پاتے، موجود پاتے ہیں یا نہیں موجود پاتے۔ خواہ وہ ہمارے علم میں ہوں یا نہ ہوں بنیادی طور پر ہر قسم کی بیماریوں کے بیج دنیا میں ہمیشہ موجود رہتے ہیں، کچھ جراثیم کی صورت میں کچھ دیگر اسباب اور محرکات کی صورت میں۔ لیکن بیماری کے اسباب موجود ہونے کا نتیجہ یہ نہیں نکلتا کہ ہر وقت وہ بیماری ہر انسان کو لاحق ہو۔ جس فضا میں ہم سانس لے رہے ہوتے ہیں بسا اوقات اسی فضا میں کوڑھ کے جراثیم بھی ہوتے ہیں، سل کے جراثیم بھی ہوتے ہیں، نزلہ زکام اور فلو کے جراثیم بھی ہوتے ہیں اور کئی اور قسم کی ایسی امراض کے جراثیم بھی موجود ہوتے ہیں جن کے تصور سے بھی ہم خوف کھاتے ہیں

اگر ہمیں معلوم ہو کہ وہ سانس جو ہم لے رہے ہیں اس میں کتنے جراثیم ہیں اور کس کس نوعیت کے ہیں تو خوف سے کمزور دل آدمیوں کی زندگی اجیرن ہو جائے۔ ہر سانس پہ ان کو دھڑکا لگ جائے۔ وہ پانی جو ہم پیتے ہیں اگر اس کے اندر موجود مختلف قسم کے جراثیم کا ہمیں علم ہو جائے تو ہر گھونٹ تشفی کی بجائے ایک خوف کی آگ لگا دے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ اگرچہ خطرات کے مواقع ہر جگہ موجود ہیں اور ہر طرف سے انسان کو گھیرے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان سب بیماریوں کا شکار نہیں ہوتے البتہ ہم میں سے جو کمزور ہیں ان کمزوروں کی قلیل تعداد ان بیماریوں کا شکار ہو بھی جاتی ہے

### بیماریوں کو منظرِ عام پر لانے والے امور

جیسے دنیا میں یہ نقشہ ہے ویسا ہی نقشہ روحانی اور مذہبی دنیا میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ بیماری کے پھیلنے کیلئے محض جراثیم کا ہونا کافی نہیں۔ جراثیم تو ہمیشہ موجود ہی رہتے ہیں۔ بیماری کے پھیلنے کیلئے اور بھی کئی ایسے عناصر ہیں جن کی ضرورت پڑتی ہے اور جب وہ سب اکٹھے ہو جائیں تو عام معمولی دکھائی دینے والی بیماریاں بھی نہایت خوفناک قسم کی وبائی صورتیں اختیار کر جاتی ہیں۔ پیچش سے لوگ مرنے لگتے ہیں، نزلے سے لوگ مرنے لگتے ہیں اسہال بالعموم لوگوں کو دنیا میں ہوتے رہتے ہیں لیکن جب یہ بیماری وباء کی شکل میں پھیلتی ہے تو نہایت ہی خوفناک صورت اختیار کر جاتی ہے۔ بیماری پھیلنے کے لئے فضا کا ہونا بھی ضروری ہے، موسمی حالات، گرمی، سردی، خشکی، تری یہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah



ساری چیزیں اس میں ایک کردار ادا کرتی ہیں۔ پھر ہر انسان کا اپنا ردعمل کیا ہے اس کے اندر خدا تعالیٰ نے جو مخفی توانائی رکھی ہے اس کی کیفیت کیا ہے، جس وقت کوئی بیماری پنپ رہی ہے اُس خاص وقت میں اس انسان کی اپنی جسمانی حالت کیا ہے؟ ۔ یہ سارے امور مل کر بعض دفعہ بیماریوں کو ابھار کر منظر عام پر لے آتے ہیں اور بعض دفعہ یہ امور ان کو دبا کر نظروں سے بالکل غائب کر دیتے ہیں۔ لیکن بالعموم خدا کی یہ تقدیر کارفرما دکھائی دیتی ہے کہ اگر خدا کا فضل اور خدا کی رحمت شاملِ حال نہ ہوتی تو ہم میں سے اکثر ان مادی شیطانوں کا شکار ہو جاتے۔ پس روحانی دنیا میں بھی، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، ایسی ہی کیفیتیں ہوا کرتی ہیں۔ ان بیماریوں سے بچنے کے لئے دنیا کے اہل علم ان کیفیتوں کی نشاندھی کرتے ہیں، خطرات سے پوری طرح متنبہ کرتے ہیں PRECAUTIONARY MEASURES یعنی حفاظتی اقدامات جو پیش بندی کے طور پر کئے جاتے ہیں ان سے متعلق آپ کو بتاتے ہیں۔ بہت سی ایسی بیماریوں سے انسان اس علم کی بناء پر بچ سکتا ہے کہ وہ بیماریاں کیا ہیں، کہاں کہاں پائی جاتی ہیں، کس طرح پھیلتی ہیں اور ان کے دفاع کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ روحانی امراض سے بچنے کا بھی ایسا ہی نظام کارفرما ہوتا ہے۔ قرآن کریم روحانی امراض کی شفاء کی ایک ایسی کامل کتاب ہے کہ جس نے صرف بیماریوں میں مبتلا ہونے کے بعد ہی شفاء کے گر نہیں سکھائے بلکہ بیماریوں میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی ان کے متعلق ہر قسم کے احتمالات سے ہمیں متنبہ کر دیا ہے۔ ہر روحانی مرض خواہ وہ قومی ہو یا انفرادی اس کے اوپر اس تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔

## قوم کے حوصلے پست کرنے والی بیماری

ایک بیماری ان بیماریوں میں سے ایسی ہے جو قوم کے مورال کو گرانے والی ہے، قوم کو مایوس کرنے والی ہے۔ خطرات کے وقت یا شدید ابتلاؤں کے وقت اگر وہ بیماری کسی قوم کو لاحق ہو تو اس کی تقدیر بدل کر رکھ دیتی ہے۔ جیتی ہوئی قومیں بھی بعد میں ایسی روحانی بیماریوں کا شکار ہو کر جیتی ہوئی بازیاں ہار جایا کرتی ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ ایک دفعہ پہلے بھی میں نے اس بات پر روشنی ڈالی تھی کہ جرمن قوم نے جنگ کے دنوں میں جو ففتھ کالم کا تصور پیش کیا وہ یہی تھا کہ سب سے زیادہ طاقتور حملہ کسی قوم کے مورال (MORALE) پر ہوا کرتا ہے اس لئے ایسے خفیہ ایجنٹ ہر جگہ پھیلا دیئے جائیں جو دن رات صبح شام ہر قسم کی باتیں کر رہے ہوں اور ان میں ایسی باتیں بھی شامل ہوں جو بالارادہ قوم کے حوصلے کو گرانے والی ہوں، اپنے مقصد سے مایوس کرنے والی ہوں، ان کے جن راہنماؤں کے ہاتھوں میں ان کے انتظامی امور ہوتے ہیں، ان پر ان کے اعتماد کو متزلزل کرنے والی ہوں ان کے افسروں کو اپنے ماتحتوں سے بددل کرنے والی ہوں تو پھر اس قوم کو زیر کرنا آسان ہو جاتا ہے غرضیکہ ایک باقاعدہ سازش اور سوچ و فکر کے نتیجہ میں ایک باقاعدہ پلان (PLAN) بنایا جاتا تھا اور اس کے مطابق پھر ان افواہوں کو پھیلایا جاتا تھا۔

## قرآن کریم میں محفوظ سچی اور حقیقی تاریخ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جبکہ عرب سوسائٹی انتہائی شدید قسم کی روحانی بیماریوں سے نکل کر بڑی تیزی کے ساتھ ایک عظیم الشان صحت مند دور میں داخل ہو رہی تھی اور بڑی تیزی کے ساتھ روحانی ترقی کر رہی تھی اس وقت بھی اس قسم کے منصوبہ بندی کے ساتھ کئے جانے والے حملے مسلمان سوسائٹی پر ہو رہے تھے۔ کچھ حملے تو وہ تھے جو تلوار اور تیر کے حملے جو نظر آ جاتے تھے اس کے علاوہ مدینہ میں ہر طرف افواہیں پھیلانے والے اور شرارت کرنے والے بھی موجود تھے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اعتماد کو ٹھیس پہنچانے والی باتیں کرنے والے بھی موجود تھے اور امہات المومنین یعنی آپ کی ازواج مطہرات پر حملہ کرنے والے لوگ بھی موجود تھے، مومنوں کے متعلق عموماً بدزبانی کرنے والے اور ایسی باتیں پھیلانے والے بھی موجود تھے جن سے خود مومنوں کی جماعت کے متعلق اطمینان ختم ہو جائے اور اعتماد اٹھ جائے۔ ان سب باتوں کو قرآن کریم نے محفوظ فرمایا ہے۔ عام آدمی جو سرسری نظر سے دیکھنے والا ہو اس کو ضرور تعجب ہوتا ہے کہ آخر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے مومنوں، مسلمانوں اور مدینہ میں رہنے والوں کے متعلق یہ نقشے کھینچنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ بعض نقشے ایسے خوفناک نظر آتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ اچھا اُس زمانے میں بھی یہ باتیں ہوا کرتی تھیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ یہ قرآن کی سچائی کے دلائل میں سے ایک عظیم دلیل ہے۔ قرآن کریم سچائی کی کتاب ہے کسی چیز پر پردہ نہیں ڈالتی۔ ہر بات کو محفوظ کرتی ہے اور سچی اور حقیقی تاریخ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی میں بھی بیمار لوگ ہوتے ہیں۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی کو بیمار دکھانے والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ اچھے لوگوں کو بُرا کہنے والے بھی ہوتے ہیں اور بُروں میں اچھے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ ایک سوسائٹی میں جو ترقی کر رہی ہے صحت یا عدم صحت کے ہر قسم کے جو پہلو موجود ہیں وہ سارے قرآن کریم نے محفوظ فرما دیئے ہیں اور جو بیماریاں پھیلانے کا ذکر ہے ان میں ایک ایسی چیز ہے جس کو خاص طور پر آج میں نے چنا ہے، وہ یہی ہے کہ بعض لوگ سادگی سے عادتاً اس بات کے عادی ہوتے ہیں کہ جو بات سنی اس کو آگے پہنچا دیا چنانچہ وہ آیت جس کی میں نے شروع میں تلاوت کی ہے اس میں شریروں کا ذکر نہیں۔ شریروں کا ذکر ایک دوسری آیت میں ہے جو میں آگے بیان کروں گا۔ خدا فرماتا ہے کہ کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو خواہ امن کی بات پہنچے، خواہ خوف کی بات پہنچے، انہوں نے آگے بات کرنی ہی کرنی ہے، اتنی عقل نہیں کہ خود پہچان سکیں کہ بات مناسب بھی ہے کہ نہیں، اس کے اندر کوئی بدی کے پہلو تو موجود نہیں ہیں، کوئی شرارت تو نہیں مخفی۔ یہ ساری باتیں دیکھنے کی وہ بیچارے اہلیت نہیں رکھتے لیکن خود شرارت کرنے والے نہیں ہوتے ورنہ وہ صرف خوف کی باتیں پھیلاتے۔ ایسے لوگوں سے الزام اٹھانے کے لئے قرآن کریم نے عجیب اسلوب اختیار فرمایا ہے فرمایا ان لوگوں کو تم متہم نہیں کر سکتے۔ یہ بیچارے تو خوف کی باتیں ہوں ان کو بھی پھیلا دیتے ہیں، امن کی باتیں ہوں ان کو بھی پھیلا دیتے ہیں۔ لیکن یہ نصیحت فرمائی کہ تمہیں چاہیئے کہ جب کوئی باتیں سنو تو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ان لوگوں تک پہنچا دیا کرو جن کا ان امور سے انتظامی تعلق ہے، جن کے سپرد خدا تعالیٰ نے معاملات کی باگ ڈور کی ہوئی ہے۔ ان کو خدا نے فہم بخشا ہے، ان کو استطاعت عطا فرمائی ہے کہ وہ چھان بین کر سکیں اور پھر وہ بتائیں کہ اس بات کے پھیلانے میں کوئی عار تو نہیں، کسی نقص کا خطرہ تو نہیں، کوئی شر کا پہلو تو نہیں۔ لیکن اس کے علاوہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ارادتاً شرارت اور بدی کی نیت سے باتیں پھیلاتے ہیں، ان کے متعلق قرآن کریم نے بڑی سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ الاحزاب آیت ۶۱ میں فرمایا ......

اگر یہ منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دل بیمار ہیں، اور وہ لوگ جو عادتاً مدینہ میں غلط خبریں پھیلانے والے ہیں اور نیت کے ساتھ شرارت کی خبریں پھیلاتے ہیں وہ اس بات سے باز نہ آئے تو وہ اس امر سے غافل نہ رہیں کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ تجھے ان کے اوپر مسلط فرما دے اور ان کے پیچھے لگا دے پھر وہ اس حال کو پہنچ جائیں کہ بہت شاذ کے طور پر تیرے اردگرد دکھائی دیں گے ورنہ وہ اس جگہ کو چھوڑ کر باہر جانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

## جھوٹی باتیں پھیلانے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ایک اور بیماری

تو بعض لوگ عملاً شرارت پھیلانے والے بھی ہوتے ہیں۔ ان دونوں آیات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ قرآن کریم ہمیں یہ بتانا چاہتا ہے کہ بے خیالی میں،

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بغیر کسی بالارادہ شرارت کے اگر تم باتیں کرتے ہو تو ذمہ داری سے مبرا قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ کیونکہ اسی سوسائٹی میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ارادۃً شرارت کے ساتھ بعض باتیں پھیلاتے ہیں، تم ایسی باتیں پھیلانے میں ان کے آلۂ کار بن جاتے ہو، ان کا میڈیم ہو جاتے ہو۔ باوجود اس کے کہ تم آغاز میں شر میں شامل نہیں تھے تمہارے ذریعہ وہ شر دوسروں میں پھیلتا ہے اور اس لحاظ سے تم الزام کے نیچے آجاتے ہو۔ اس لئے تمہیں لازماً اس عادت کو چھوڑنا پڑے گا۔ یہ عادت مجرمانہ ہے جو شر کو پھیلانے کا موجب بنتی ہے بعینہٖ اس قسم کا تعلق ایک اور بیماری کا بھی بعض لوگوں سے ہے اور اُس بیماری کا پھر اس بیماری سے بڑا گہرا تعلق ہے، وہ ہے غیبت کی بیماری۔ چنانچہ قرآن کریم (الحجرات، ۱۳) میں اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اس میں فرمایا ......... تم میں سے بعض، بعض دوسروں کی غیبت نہ کیا کریں۔ وہ کسی میں بُرائی دیکھتے ہیں تو اُن کا یہ حق نہیں ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں کسی بے تعلق شخص سے اُس برائی کا ذکر کریں۔ چنانچہ اس مضمون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے اسکی ایک ایسی مثال دی جس سے وہ تعلق کھل کر سامنے آجاتا ہے جو ان دونوں آیات کے درمیان ہے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی تھیں آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کی غیبت کرتا ہے اور جس کی وہ غیبت کی جا رہی ہے اس تک وہ نہیں پہنچتی پھر کوئی شخص برائی کی بات اس تک پہنچاتا ہے جس کے متعلق وہ برائی کی بات کی جا رہی تھی ہے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی نے کسی کی طرف تیر مارا ہو اور وہ اس کو لگا نہ ہو اور اس کے قدموں میں آکر گر گیا ہو۔ کوئی شخص اس تیر کو اٹھائے اور اس کے سینے میں گھونپ دے کہ یہ تو تمہارے سینے پر چلایا گیا تھا لیکن پہنچا نہیں، میرا تو کوئی قصور نہیں، میں تو اسے نیچے سے اٹھا کر تمہارے سینے میں داخل کر رہا ہوں جو اصل مقصد تھا اس تیر کے چلانے کا۔ پس بعض لوگ تیر چلاتے ہیں اور بعض ان تیروں کو ان جگہوں تک پہنچاتے ہیں جہاں ان کو نہیں پہنچانا چاہیئے۔ بعض شرارت کرتے ہیں بعض شرارت کا آلۂ کار ہو جاتے ہیں۔

## جھوٹی باتیں کرنے اور افواہیں پھیلانے کے محرکات

غیبت کا اُس مضمون سے بھی بڑا تعلق ہے جو پہلے بیان ہوا کیونکہ یہ جو باتیں کرنے کی بیماری ہے اس کا غیبت سے براہ راست ایک گہرا تعلق ہے باتیں کرنے والے باتوں کا چسکہ لیتے ہیں اور جن کو باتیں کرنے کا چسکہ پڑ جائے۔ وہ بالعموم یہ کہا کرتے ہیں کہ افواہیں مشہور ہو رہی ہیں، جی وہاں تو یہ بات ہو رہی ہے وہ بات ہو رہی ہے، یہ یہ باتیں ہمیں پہنچی ہیں، ہم تمہیں بتاتے ہیں۔ اس کے کئی قسم کے محرکات ہیں۔ ایک سب سے سادہ، سب سے پہلا محرک تو یہ ہے کہ ہر شخص کو صاحب علم بننے کا شوق ہے اور یہ ظاہر کرنے کا شوق ہے کہ مجھے اُس سے زیادہ پتہ ہے جو تمہیں پتہ ہے، یہ خبر کسی کو معلوم نہیں مجھے پتہ لگی ہے۔ اس لئے جو کوئی بھی کسی کو سوسائٹی میں نئی خبر سناتا ہے تو وہ اس بات کا لطف لے رہا ہوتا ہے کہ میں تم سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ چنانچہ اس قسم کے لوگ آگے پھر کئی قسم کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ باتیں کر کرکے مبالغہ کی عادت پڑتی ہے کیونکہ خبر اگر سننے والوں کے دل میں کوئی تحریک پیدا نہ کرے، کوئی ارتعاش پیدا نہ کرے تو بعض دفعہ خبر سنانے والا شرمندہ ہو جاتا ہے۔ کوئی خبر سناتا ہے تو سننے والا کہتا ہے کہ اچھا اچھا یہ بات تھی کیا فرق پڑتا ہے یہ کون سی سنانے والی بات ہے۔ تو جس کو عادت ہے اس قسم کا مزا لینے کی وہ پھر اس میں مبالغہ شامل کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے نہیں نہیں واقعہ اس طرح ہوا تھا۔ اور اس معمولی سے چسکے کے نتیجہ میں ایک اور بُرائی جنم لینے لگتی ہے۔ اور پھر مبالغہ میں ایک دوسرے سے مقابلے شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسے ایسے عجیب مبالغے بن جاتے ہیں کہ آدمی ان خبروں کو سُن کر حیران رہ جاتا ہے۔ مگر جن سوسائٹیوں کو ان گپوں کی عادت پڑ جائے تو پھر سُننے والے بھی چسکے سے سُن رہے

ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے علم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو گپیں مارنے میں مشہور تھے۔ ان کی ساری عمر اسی قسم کی گپیں سنانے میں گزر گئی اور بعض لوگ جو ان کی مجلسوں کے عادی تھے وہ اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ اس بات میں ضائع کر بیٹھے کہ ان کی گپیں سُننے کے لئے ان کی مجالس میں جایا کرتے تھے، پتہ تھا کہ گپیں مارتے ہیں پتہ تھا کہ جھوٹ بولتے ہیں، اس کے باوجود جاتے تھے۔ اس طرح ایک جھوٹ سُننے کا اور ایک جھوٹ سنانے کا عادی بن گیا۔

## حسد کا نفسیاتی پس منظر

دوسرے وہ لوگ ہیں جن کے اندر حسد کا مادہ پایا جاتا ہے، وہ اس بیماری کا اکثر شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کو سوسائٹی میں کچھ لوگ اچھے دکھائی دے رہے ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے کئی قسم کی نعمتوں یا انتظامی برتری سے نوازا ہوتا ہے ایسے بیمار لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم تو ان چیزوں سے محروم ہیں۔ وہ خود تو کچھ حاصل کر نہیں سکتے وہ ان اچھوں کی ٹانگ کھینچ کر اور ان کو نیچے گرا کر نسبتاً اپنے قریب لے آتے ہیں۔ یعنی اس کا نفسیاتی پس منظر یہی ہوتا ہے کہ فاصلے کم ہوں، اونچے اور نیچے کے درمیان جو فاصلے ہیں ان میں تھوڑی سی کمی آجائے۔ اس قسم کے لوگ ایک اچھے آدمی کے متعلق کہیں گے وہ تو بہت بُرا آدمی ہے، ایک نیک آدمی کے متعلق کہیں گے تمہیں نہیں پتہ وہ یہ یہ بُرائیاں کرتا ہے۔ ایک ایسا منتظم جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ عدل اور انصاف سے کام کرنے والا ہے اس کے متعلق کہیں گے تمہیں نہیں پتہ اس نے جماعت کی کتنی بڑی کار رکھی ہوئی ہے، کیا ضرورت تھی اتنی بڑی کار کی، اتنا خرچ اس نے کیا فرسٹ کلاس میں چلا گیا، کیا ضرورت تھی فرسٹ کلاس میں جانے کی۔ غرضیکہ کوئی نہ کوئی ایسا عذر وہ تلاش کر لیتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں جس شخص کی نیک شہرت ہے اس کی شہرت بد ہو جائے اور لوگ یہ محسوس کریں کہ یہ بھی ہم جیسا ہی ایک ہے کوئی ایسا خاص آدمی نہیں۔ اور وہ سمجھنے لگیں کہ وہ جو سمجھا جاتا تھا کہ بڑا فرق ہے ہم میں اور اس میں۔ اس میں ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔ اور پھر ساتھ اس کے خبر سنانے کا چسکہ بھی پڑ جاتا ہے، پھر انتقام کا جذبہ بھی ابھرتا ہے۔ جس شخص کو اپنے سے اچھا دیکھتے ہیں اس کو چوٹ لگانے سے ایسے لوگوں کا دل تھوڑی سی تسکین پاتا ہے۔ پھر ان کے ارد گرد وہ لوگ اکٹھے ہونے شروع ہو جاتے ہیں جن کو ایسے لوگوں سے کسی قسم کا کوئی انتظامی شکوہ ہو، کسی قسم کی کوئی تکلیف پہنچی ہو۔ اس طرح گروہ بننا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر ان کے ارد گرد سادہ طبع نوجوان جن کو علم ہی نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا اکٹھے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ چونکہ عادت پڑی ہوتی ہے مجلسوں میں بیٹھنے کی اور باتیں سُننے کی اور ایسی صحیح (دینی۔ ناقل) تربیت ہوتی نہیں جس کا اس آیت میں بیان ہے۔ اس لئے عدم تربیت کے نتیجہ میں وہ اپنا کوئی قصور ہی نہیں سمجھ رہے ہوتے۔ وہ کہتے ہیں ہم تو بیٹھے ہیں یہ سنا رہے ہیں اور ہم سُن رہے ہیں لیکن آہستہ آہستہ پھر دلوں میں زنگ لگ جاتا ہے۔

## روحانی بیماریوں کے خلاف دفاعی کوششیں

یہ ساری بیماریاں جس جس طرح سے پنپتی ہیں، کہاں کہاں اور کن حالات میں پرورش پاتی ہیں، قرآن کریم میں تفصیل سے بیان ہوئی ہیں صرف یہ تین آیات نہیں بلکہ متعدد آیات ہیں جن میں اس بیماری کے ہر پہلو کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جن قوموں میں یہ بیماریاں آجاتی ہیں وہ ہلاکت کی طرف تیزی کے ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں اور وہ نہیں جانتیں کہ دشمن مخفی طور پر ان پر حملے کر رہا ہے اور ان حملوں کو کامیاب بنانے کے لئے خود ان کو استعمال کر رہا ہے۔ خصوصاً جب خطرات کے وقت ہوں، جب قوموں پر ابتلاء آئے ہوئے ہوں، اس وقت دشمن اور زیادہ تیزی اختیار کرتا ہے۔ اُس وقت بہت زیادہ بیدار مغزی کے ساتھ (صاحب ایمان۔ ناقل) کو ان بیماریوں کے حملہ کے خلاف مستعد ہونا چاہیئے۔ اور ہر ممکن دفاعی کوشش کرنی چاہیئے۔ وہ دفاعی کوششیں کیا ہیں؟ بالکل سادہ اور بظاہر معمولی نظر آنے والی چند باتیں ہیں۔ جو ان سب بیماریوں کے خلاف عظیم الشان دفاع کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

طاقت رکھتی ہیں۔ سب سے پہلے جیسا کہ میں نے بیان کیا قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، ایک آدمی دوسرے کے خلاف بات نہ کرے۔ اور اگر وہ غیبت کرتا ہے تو اس کی مثال بہت ہی مکروہ چیز سے دی ہے۔ فرمایا غیبت کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا ہو۔ (ایمان والوں کو۔ ناقل) کو فرمایا اخوۃ ہیں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ مردہ بھائی کے اندر دو باتیں پائی جاتی ہیں ایک تو وہ موجود نہیں ہوتا بے چارہ، دوسرے ویسے بھی وہ دفاع کی طاقت نہیں رکھتا۔ مردے پر آپ جتنے چاہیں حملے کریں وہ اپنا دفاع کر ہی نہیں سکتا۔ تو ایسا شخص جو غائب ہے، غائب ہونے کے لحاظ سے اس کی مردے سے ایک مشابہت پائی جاتی ہے۔ اور جس کو پتہ ہی نہیں کہ مجھ پر الزام کیا لگائے جا رہے ہیں اس بے چارہ نے اپنا دفاع کیا کرنا ہے۔ اور جو باتیں کرنے والے ہیں ان کو چسکہ ہوتا ہے باتیں کرنے کا، ان کے چسکے کے اظہار کے لئے فرمایا کہ مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو، چسکے تو پورے کر رہے ہو لیکن بڑے ہی بدبخت ہو۔ یہ گوشت چسکے پورے کرنے کے لئے تو نہیں ہے، یہ تو تمہارے لئے نہایت ہی مکروہ اور ذلیل غذا ہے۔ کیسی کامل مثال دی ہے۔ فطرت کے جو پوشیدہ راز ہیں وہ اس میں ظاہر کئے گئے ہیں تو جو شخص ان باتوں کو سنتا ہے اور قبول کر لیتا ہے وہ بھی اس محفل میں شریک ہو جاتا ہے، وہ بلااس دعوت میں سے حصہ پاتا ہے کیونکہ وہ بھی کچھ نہ کچھ لذت حاصل کرتا ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی امیر آدمی کی دعوت میں کوئی غریب آدمی بھی پہنچ جائے اور وہ کہے (جیسے پنجابی میں صلح مارنا کہتے ہیں) آیئے تشریف لایئے بیٹھئے تو وہ بھی ساتھ دو لقمے کھا لیتا ہے۔ سو غیبت کرنے والے کے ساتھ شامل ہونے والا شروع میں محض شرکت کی وجہ سے مجرم بنتا ہے لیکن بعد میں وہ خود بھی عادی مجرم بن جاتا ہے۔ بات کو آگے پہنچانے والا دوسرا مرض جو عام انسانوں میں پایا جاتا ہے اس کا ذکر کر کے فرمایا کہ تم میں سے اکثر لوگ ایسے ہیں کہ جب کوئی بات سنتے ہیں تو لاعلمی میں اسے بیان کر کے دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ پس ایک طرف تو تم غیبت سنو گے جو خود اپنی جگہ ایک برائی ہے پھر اگر تم میں یہ عادت بھی پائی گئی کہ بات آگے کرنی ہے تو تم وہ بات آگے کرنی شروع کر دو گے۔ اس طرح سوسائٹی میں ہر طرف یہ باتیں پھیل جائیں گی۔

## اہل ربوہ کی ذمہ داری

پھر تیسرا درجہ یہ ہے کہ عام نفسیاتی بیماریوں کی وجہ سے ہی غیبت نہیں کی جاتی بلکہ ایک شریر انسان عمداً قوم کو تباہ کرنے کے لئے جھوٹی باتیں پھیلاتا ہے۔ ایسی سوسائٹی جو غیبت کے مرض میں مبتلا ہو اور غیبت کو برداشت کر چکی ہو اور اسے روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنا چکی ہو تو وہ انتہائی خطرہ کی حالت میں ہوتی ہے کیونکہ جس قوم کے لوگوں میں یہ عادت پڑ چکی ہو کہ وہ باتیں آگے پہنچاتے ہوں وہ دشمنوں کا بہترین شکار ہوتے ہیں۔ دشمنوں کو ایسی قوم پر قابو پانے کے لئے اس سے بہتر فضا نہیں مل سکتی۔ یہ وہ فضا ہے جہاں جراثیم پھر وبا کی صورت اختیار کر جاتے ہیں اور تیزی کے ساتھ لوگ بیمار ہونے لگتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعت ان باتوں کے خلاف متنبہ ہو۔ سب سے اول ذمہ داری اہل ربوہ کی ہے کیونکہ آج دشمن کی شرارتوں کا سب سے بڑا نشانہ ربوہ بنا ہوا ہے۔ میں [illegible] ہوں کہ اہل ربوہ میں اس قسم کی باتیں پھیلانے کا سلسلہ آج ہی نہیں شروع ہوا بلکہ جب سے ربوہ بنا ہے اُس وقت سے ہی اس کام کے لئے بعض لوگ عمداً مقرر کئے جاتے ہیں۔ دشمن بعض لوگوں کو خریدتے ہیں اور ان کو مقرر کرتے ہیں کہ جھوٹی باتیں پھیلاؤ۔ چنانچہ ہر قسم کے لغو خیالات جماعت کے لوگوں میں پھیلائے جاتے ہیں۔ ان کے بڑوں پر ایسے الزامات لگائے جاتے ہیں کہ جن کو سننے اور برداشت کرنے کے بعد ان کے اندر کئی قسم کی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اگر ایک الزام ہے ناانصافی کا، ظلم کا، بے حیائی کا جو کسی ایسے انسان پر لگایا جا رہا ہے جس کی کوئی شخص عزت کرتا ہے اور جسے وہ کسی نہ کسی لحاظ سے اپنے سے بڑا سمجھتا ہے تو اس الزام کو برداشت کرنے کے نتیجہ میں اس میں ان بیماریوں کے علاوہ جو میں نے بیان کی ہیں ایک

اور برائی یہ پیدا ہو گی کہ وہ کہے گا کہ جب وہ یہ کرتے ہیں تو پھر ہم یہ کیوں نہ کریں، جب بڑے ایسا کرتے ہیں تو ہمارا کیا ہے ہم تو عام انسان ہیں، اگر ہم بھی ایسا کریں گے تو کون سا فرق پڑ جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس سوسائٹی میں اس قسم کے جواب ہر نصیحت کرنے والے کو ملنے لگ جاتے ہیں۔ آپ کسی سے کہیں کہ میاں تم اخلاق سے بات کرو تو وہ کہے گا جانے دو فلاں صاحب جو ہیں وہ اس طرح بات کرتے ہیں۔ اگر ان سے کہا جائے کہ بچیوں کو پردہ کراؤ تو کہیں گے جانے دو جی! فلاں ناظر صاحب ہیں اور فلاں فلاں ہے ان کی بچیاں تو بے پردہ پھرتی ہیں۔ یہ تو کچھ سامنے آنے والی چیزیں ہیں۔ کثرت کے ساتھ ایسے جھوٹے الزام بھی لگاتے ہیں جن کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہوا کرتی۔ اور چونکہ سوسائٹی اس مرض کا شکار ہو جاتی ہے اس لئے دفاع کی طاقت نہیں رہتی۔ ہر نصیحت کرنے والے کی نصیحت بے کار چلی جاتی ہے۔ ہر انسان کے اخلاق خطرے میں پڑ جاتے ہیں اور وہ خود بھی دن بدن ان جھوٹی خبروں کی وجہ سے ذلیل ہوتا چلا جاتا ہے اور گویا وہ نیچے گرتا چلا جاتا ہے۔

## معاشرہ میں پھیلنے والی ایک بیماری کا اہم علاج

آج کل جن حالات میں سے جماعت گزر رہی ہے ان میں ہم پر یقیناً بعض نہایت خبیث فطرت لوگ جاسوسوں اور ایجنٹوں کے طور پر مسلط کئے جاتے ہیں۔ کچھ پکڑے جاتے ہیں کچھ نہیں پکڑے جاتے۔ مگر قرآن کریم نے جن باتوں کی طرف اشارہ کر دیا ہے، جن باتوں سے ہمیں کھول کر مطلع فرمایا ہے ان باتوں پر آپ عمل کریں تو خواہ آپ کو کوئی منافق نظر آئے یا نہ آئے، خواہ کوئی جاسوس ہو یا اتفاقاً بات کرنے والا ہو، یہ بیماری آپ کی سوسائٹی میں پھیل ہی نہیں سکتی چنانچہ اس کا سب سے اہم علاج یہ بتایا کہ جب تم کوئی بات سنتے ہو تو تمہارا حق نہیں ہے کہ اس بات کو آگے پہنچاؤ۔ تمہارا فرض ہے کہ جو لوگ ان باتوں پر نگران مقرر ہیں ان تک اس بات کو پہنچاؤ۔ یہ نہیں فرمایا کہ جس کے متعلق بات کی جاتی ہے اس تک پہنچاؤ۔ اس کے متعلق تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منع فرما چکے ہیں۔ کیسی عظیم الشان بات ہے فرمایا غیبت کو اُس تک پہنچانے کا حق تمہیں نہیں ہے جس کی غیبت کی جا رہی ہے۔ اگر پہنچاؤ گے تو پھر اور قسم کے فساد پھیلنے شروع ہو جائیں گے۔ لہٰذا جن کا کام ہے اس قسم کے شریروں کو پکڑنے کا ان تک پہنچو ان کو بتاؤ کہ یہ بات ہم نے سنی ہے۔ اور جس سے کوئی بات سن رہے ہو اس کو قرآن کریم کا یہ پیغام دو کہ ........ تمہیں کیا حق ہے کہ کسی کی بات ہم تک پہنچا رہے ہو، ہمارا تعلق کیا ہے اس بات سے۔ پس اگر یہ باتیں پھیلتی ہیں اور بعض باتوں کے متعلق مجھے اطلاع ہے کہ پھیلائی جا رہی ہیں ان کا پھیلانا بتا رہا ہے کہ سوسائٹی میں کوئی بیماری آ گئی ہے اور دفاع کی جو قوتیں قرآن کریم نے عطا فرمائی ہیں وہ یا موجود نہیں یا کمزور ہو چکی ہیں۔

## ہر شخص اپنے آپ کو ایک بات کا پابند کرے

اگر سوسائٹی کا ہر فرد اپنے آپ کو اس بات کا پابند کرے کہ بات کرنے والا خواہ کوئی بھی ہو بڑا ہو یا چھوٹا، عزیز ہو یا دشمن، قطع نظر اس سے کہ بات کرنے والا کون ہے اگر ایسی بات کرے گا جس کا اس کے ساتھ تعلق نہیں جس کا میرے ساتھ تعلق نہیں جو ایک خبر اور افواہ پھیلانے والی بات ہے تو میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اسے افسران متعلقہ تک ضرور پہنچاؤں گا۔ اگر ہر شخص یہ فیصلہ کرے تو اس بیماری کے پھیلنے کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ جتنا مرضی کوئی خرچ کرے بعض منافقوں کو خریدنے پر، جتنی چاہے افواہیں بنائے ہر قدم پر اس کے لئے روک بن جائے گی، ہر قدم پر ایک RESISTANCE قائم ہو جائے گی اور وہ چیز آگے بڑھ ہی نہیں سکتی۔ یہ ایسا ہی ہے جس طرح بعض مسالے یا مادے NON CONDUCTORS یعنی غیر موصل ہوتے ہیں۔ ان کے اندر بجلی یا گرمی سرایت نہیں کر سکتی، آگے بڑھ ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ ان کا ہر ذرہ RESIST (یعنی مزاحمت) کرتا ہے کہ مجھ سے آگے نہیں جاؤ گے سوائے اس کے کہ مجھے جلا دو۔ چنانچہ جو گرمی کے NON CONDUCTORS ہیں ان کے اندر غیر شعوری قربانی کا ایک عجیب دلچسپ منظر دکھائی دیتا ہے۔ ہر ذرہ جس کے اوپر گرمی حملہ کرتی ہے وہ گویا آگے سینہ تان کے کھڑا ہو جاتا ہے کہ میں نے پچھلے ذرے تک اس کو پہنچنے نہیں دینا، ہاں میں جل جاؤں گا تو پھر تمہیں حق ہے کہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah



(ایمان والی) تم پھیلے ذرہ تک پہنچ جاؤ، اس سے پہلے میں تمہیں نہیں جانے دوں گا۔ تو کی وہ سوسائٹی جس کو قرآن کریم نے باشعور طور پر افواہوں کے خلاف مستعد کر کے کھڑا کر دیا ہو اور ہر فرد کو پابند کر دیا ہو کہ جب تم تک کوئی بات پہنچے تو یہ فیصلہ کئے بغیر کہ یہ امن کی بات ہے یا خوف کی، معصوم بات ہے یا شرارت والی بات ہے، ایسی بات جو افواہ کا رنگ رکھتی ہے تمہارا فرض ہے کہ تم متعلقہ افسران تک پہنچائے بغیر تحقیق سے قبل اس شخص کو وہ بات نہ پہنچاؤ جس کے متعلق بات کی جارہی ہے بلکہ اسے افسران متعلقہ کو پہنچاؤ۔ اگر یہ رسم شدت کے ساتھ قائم ہو جائے تو ایسی سوسائٹی بیماریوں کے پھیلنے سے بالکل بالا ہو جاتی ہے اور محفوظ ہو جاتی ہے۔

## اہل ربوہ اور دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں کو نصیحت

پس اہل ربوہ کو خصوصیت کے ساتھ اور دنیا کی تمام جماعتوں کے افراد کو بالعموم میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ایسی عادت بنائیں جسے فطرت ثانیہ کہا جاتا ہے کیونکہ ایسے حالات آتے رہتے ہیں۔ آج آپ امن میں ہو سکتے ہیں مگر وہ جراثیم موجود ہیں جو آپ کو نظر نہیں آ رہے۔ کل ہو سکتا ہے فضا بدل جائے۔ اگر آج آپ کی عادتیں بگڑی ہوئی ہوں گی اور آپ کو عادت ہو گی باتیں سن کر آگے پہنچانے کی تو آپ جراثیم کا شکار بننے کے لئے ایک موزوں زمین کے طور پر تیار بیٹھے ہیں، آپ پر حملہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں، آپ کی نسل پر نہیں تو اگلی نسل پر، جب بھی خطرے کا وقت آئے گا آپ دفاع کے قابل نہیں رہیں گے۔ اس لئے غیبت کے خلاف قرآن کریم نے جو عظیم الشان تعلیم دی ہے اسے معمولی نہ سمجھیں چوکس ہو کر اس کے خلاف ہمیشہ نگران رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی نگران بنائیں۔

## قومی نقصان کا موجب بننے والی بیماری

یہ عجیب بات ہے کہ غیبت جہاں پھوٹتی ہے، جہاں زیادہ پلتی ہے، یعنی عموماً مستورات میں، ان کی غیبت عموماً قومی طور پر اتنی نقصان دہ نہیں ہوا کرتی کیونکہ ان کی غیبت کی سطح نیچی ہوتی ہے۔ عموماً عورتوں کی باتیں عورتوں کے خلاف اس قسم کی ہوتی ہیں کہ کسی کے لباس پر طعنہ دیا جاتا ہے، کسی کی ادائیں خراب بتائی جاتی ہیں، کسی کے کردار کے اوپر معمولی سا حملہ کیا جاتا ہے۔ لیکن مردوں میں جب یہ بیماری پھیلتی ہے تو نہایت خطرناک شکل اختیار کر جاتی ہے۔ ایک تو یہ کہ مردوں کو ویسے ہی اپنے کاموں کی نوعیت کے لحاظ سے غیبت زیب نہیں دیتی اور دوسرے غیبت قومی نقصان پہنچانے کا موجب بنتی ہے۔ عورتوں میں آپ بہت کم سنیں گے کہ انتظامی امور کے متعلق بحثیں ہو رہی ہوں کہ فلاں منتظم اعلیٰ یوں کرتا ہے اور فلاں یوں کرتا ہے۔ ان بے چاریوں کی غیبتیں بھی چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں، کپڑوں کے متعلق، نخروں کے متعلق، اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق تھوڑا سا چسکا پورا کیا اور ایک مردہ بہن کا گوشت کھایا اور چھٹی کر لی۔ لیکن جب مرد غیبت کرتے ہیں تو پھر بڑی تباہی مچاتے ہیں۔ وہ تو یوں لگتا ہے جیسے قبرستان اکھیڑ اکھیڑ کر کھائے جا رہے ہیں پھر بھی ان کی بھوک ختم نہیں ہوتی۔ اس لئے غیبت بہت خطرناک بیماری ہے قرآن کریم نے بے وجہ اس پر زور نہیں دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوسائٹی کو غیبت سے پاک رکھنے کے لئے بارہا نصائح فرمائی ہیں اور افواہیں پھیلانے والوں کو باز رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ پھر ایسے لوگوں کو تم پر مسلط کرے گا۔ ایسے مومنوں کو مسلط کرے گا جو پھر تمہیں اس کی سزا دیں گے یعنی یہ نہ سمجھو کہ یہ کمزوری کی حالت اس طرح رہے گی۔ اس میں بڑی عظیم الشان خوشخبری ہے۔ فرمایا یہ جو غیبت پھیلانے والے اور غلط باتیں پھیلا کر مسلمانوں کے حوصلے کم کرنے والے، نیچے گرانے والے لوگ ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ اسکے نتیجہ میں وہ غالب آجائیں گے، یہ سمجھتے ہیں کہ اسکے نتیجہ میں مسلمان اور زیادہ کمزور ہو جائیں گے اور کلیۃً مغلوب ہو جائیں گے کیسی لطافت کے ساتھ ان لوگوں کی ناکامی اور مومنوں کے غلبہ کی خوشخبری دے دی۔ فرمایا جو چاہتے ہو کر لو۔ اس تقدیر کو تم نہیں بدل سکتے کہ بالآخر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ماننے والے مومنین کو خدا تعالیٰ غلبہ عطا فرمائے گا اور وہ ایسی طاقت پا جائیں گے کہ پھر تمہاری شرارتوں کی تمہیں سزا دے سکیں گے۔ آج کمزوری کی حالت میں دیکھ کر تم جو چاہے کرتے پھرتے ہو لیکن بے خوف ہو کر زندگی نہ گزارو یہ وقت بدلنے والے وقت ہیں۔

## قرآن کریم کی زبان میں تنبیہ

پس جماعت کی وقتی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر جو منافقین ایسی باتیں پھیلاتے ہیں جس سے جماعت کو کمزور کرنا مقصود ہے ان کو میں قرآن کی زبان میں متنبہ کرتا ہوں کہ تم لازماً ناکام ہو گے۔ خدا کے فضل سے یہ ایک زندہ جماعت ہے اس کی نگرانی کرنے والے خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ ان کی نگرانی کرنے والوں کا ایک خدا ہے جو ان پر ہمیشہ نگران ہے اور ان کی مدد کو ہمیشہ مستعد رہتا ہے اس لئے تم ناکام رہو گے۔ تمہاری افواہیں ناکام رہیں گی۔ اور وہ وقت آئے گا جب تم ان شرارتوں کی سزا دیئے جاؤ گے اس لئے تم نے بہرحال ناکام رہنا ہے۔ میرے اصل مخاطب تو وہ (ایمان والے۔ ناقل) ہیں جو کسی نہ کسی حد تک ان بیماریوں میں ملوث ہو جاتے ہیں اور جس کے نتیجہ میں (ایمان والوں کی جماعت۔ ناقل) کو دکھ ضرور پہنچتا ہے۔ غلبہ کی آخری تقدیر تو نہیں بدل سکتی جیسا کہ بیان فرمایا ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اس قسم کی بیماریوں سے (ایمان والوں ناقل) کی سوسائٹی دکھ ضرور اٹھاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جب الزام لگا اور کچھ بدبختوں نے اسے پھیلا دیا تو مومنوں کی سوسائٹی کو کتنی شدید تکلیف پہنچی ہے۔ یہ درست ہے کہ جنہوں نے اس بات کو پھیلایا تھا وہ ناکام و نامراد ہوئے لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مہینہ کتنی شدید اذیت اٹھائی، حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنا دکھ اٹھایا اور سارے صحابہؓ کے کرب کی جو کیفیت تھی اس کی تفصیل تو بیان نہیں ہوئی۔ لیکن آپ اندازہ تو کر سکتے ہیں۔ پس یہ خیال کر لینا کہ چونکہ آخری غلبہ ہمارا ہو گا اس لئے ایسی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ ایک احمقانہ خیال ہے۔ کیونکہ تکلیف ضرور پہنچتی ہے کیا کوئی آدمی کہہ سکتا ہے کہ کوڑھ کا علاج نکل آیا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا بے شک مجھے کوڑھ ہو جائے۔ میں نے آخر اچھا ہونا ہی ہونا ہے۔ کوئی کہے گا کہ جی وہ زمانہ گزر گیا جب سل کا علاج نہیں ہوا کرتا تھا۔ اب تو دو سال ٹکیاں کھانی ہیں اور دو سال کے بعد میں ٹھیک ہو جاؤں گا اس لئے بیشک مجھے سل ہو جائے۔ ایسے آدمی کو پاگل کا بچہ تو کوئی کہہ سکتا ہے اسے کوئی شخص معقول آدمی کا درجہ نہیں دے سکتا

## ترقی کے دو راستے

اس لئے غلبے کی پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے کہ یہ بتا دیا جائے کہ دشمن ناکام ہو گا۔ (صاحب ایمان۔ ناقل) پر موت نہیں آ سکتی۔ لیکن تنبیہ یہ کی گئی ہے کہ تمہارے لئے دو راستے ہیں۔ ایک صحت کا راستہ ہے کہ توانائی کے ساتھ، مضبوطی کے ساتھ چھلانگیں لگاتے ہوئے ترقی کی راہوں پر آگے بڑھو اور ایک رستہ ہے گھسٹ گھسٹ کے گرتے پڑتے، کراہتے ہوئے۔ مریضوں کی طرح تم اس منزل تک پہنچو جہاں تم نے بہرحال پہنچنا ہی پہنچنا ہے تو کونسا رستہ ہے جو تم اختیار کرو گے؟ ذلت کے ساتھ گھسٹتے ہوئے۔ تکلیفیں اٹھا کر اس منزل تک پہنچنا ہے یا جس طرح خدا چاہتا ہے تم نے غازیوں کی طرح چھلانگیں لگاتے ہوئے، ہمت اور حوصلے کے ساتھ ہر قدم پر لطف اٹھاتے ہوئے وہاں پہنچنا ہے۔

## قومی زندگی اور موت سے تعلق رکھنے والی باتیں

پس قرآن کریم کی تعلیم کو توجہ سے سنا کریں اور اس پر عمل کیا کریں۔ اور بھولا نہ کریں بات کو۔ یہ بات ایک دفعہ ربوہ میں میں نے خطبہ میں کہی تو کچھ عرصہ تک رپورٹیں ملیں کہ بڑا فرق پڑ گیا ہے۔ کچھ عورتوں کے خط آنے لگے کہ جی اب تو ہم بھی بات کرتی ہیں تو خیال آتا ہے کہ اوہو! یہ تو غیبت ہو رہی ہے اور رک جاتی ہیں۔ کچھ عرصہ رکنے کے بعد بعض لوگ پھر بھول جاتے ہیں (لوگوں کو ان کے فائدہ کے لئے باتیں یاد کراؤ۔ الاعلیٰ: ۱۰ ناقل) کا یہی تو مطلب ہے کہ لوگ بھولنے والے ہیں۔ بہرحال ان کو یاد کروانا ہے اور یاد کرواتے چلے جانا ہے۔ لیکن یہ باتیں ایسی نہیں ہیں کہ جن کو آپ جلدی بھول جائیں۔ ان کا ہماری قومی زندگی اور قومی موت سے تعلق ہے اس لئے انہیں یاد رکھیں اور کبھی فراموش نہ کریں۔ ہر سننے والے کو میں سب سے زیادہ پابند کرتا ہوں۔ اگر کوئی شخص سنتا ہے اور متعلقہ افسران یا مجھے براہ راست مطلع نہیں کرتا کہ آج میں نے ربوہ کی فلاں دکان پر بیٹھ کر یہ بات سنی ہے یا فلاں بازار میں چلتے ہوئے ایک شخص نے مجھے یہ قصہ سنایا ہے یا فلاں دکان پر یہ باتیں ہو رہی تھیں اور فلاں فلاں صاحب موجود تھے اور ان کا ردِ عمل کیا تھا، اگر پھر وہ مجھے نہیں پہنچاتا تو وہ میری بات کا انکار کرنے والا ہے، وہ قرآن کریم کی تعلیم کی حکمت کو نہیں سمجھتا۔ متعلقہ افسران تک اگر یہ سننے والے سارے لوگ یہ باتیں پہنچانی شروع کر دیں تو بیماری کا آناً فاناً قلع قمع ہو سکتا ہے۔ ان لوگوں کے حوصلے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مرجاتے ہیں جو ایسی باتیں پھیلاتے ہیں۔ ایک آدمی بھی جرأت سے اگر صحیح حالات کی رپورٹ کر دے تو اس سے ہی ان مریضوں کی حوصلہ شکنی ہو جاتی ہے جو آگے مرض پھیلانے والے مریض ہیں۔ اس لئے ہر احمدی جو بات کو سنتا ہے وہ اس بات کو یاد رکھے کہ وہ جواب دہ ہے۔ اور مجھے جواب دہ ہونے کا مطلب ہے کہ بالآخر خدا کو جواب دہ ہے کیونکہ میری تو کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ جس میں میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔ سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک منصب پر کھڑا کیا ہے۔ پس اس منصب کی رعایت سے میں بات کر رہا ہوں کہ آپ میں سے ہر شخص جواب دہ ہے۔ اگر وہ باتیں سنے گا اور سن کر متعلقہ افسران تک پہنچانے کی عادت نہیں ڈالے گا تو پھر وہ اس بیماری کو آگے پھیلانے کا ایک میڈیم یا آلۂ کار بن رہا ہے اور وہ اس سزا سے مبرا نہیں ہو سکتا جو ایسے بیماروں کی سزا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ایک صحت مند وجود کی طرح بیماریوں کے خلاف دفاع کرنے کی اہلیت پیدا کریں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ ۵۰ پیسے

## رمضان المبارک کی آمد آمد

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بفضلہ تعالےٰ امسال رمضان المبارک اپریل کے پہلے عشرہ میں شروع ہو گا۔ جماعتیں اس مہینہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور تراویح اور درس و تدریس کا پروگرام بنائیں۔ تمام مربیان کرام رمضان المبارک اپنے اپنے سینٹر میں گذاریں۔ اور نماز تراویح اور درس کا التزام کریں۔

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

## اعلان برائے حفّاظ کرام

رمضان المبارک ۸۹ء اپریل کے پہلے عشرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ نظارت اصلاح وارشاد ہر سال مختلف جماعتوں کے مطالبہ پر نماز تراویح کے لیے حفّاظ کرام بھجواتی ہے۔ جو حفّاظ کرام نظارت کے تحت امسال تراویح میں قرآن کریم سنانے کے لیے جماعتوں میں جانا چاہتے ہوں وہ جلد از جلد اپنے نام اور کوائف بھجوادیں۔

نیز جن جماعتوں کو رمضان المبارک کے لیے حفّاظ کرام کی ضرورت ہو وہ بھی جلد نظارت ہذا کو لکھیں۔

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

## تعلیمی میدان میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

دنیا بھر کے وہ تمام احمدی جنہوں نے تعلیمی میدان میں کسی بھی وقت بورڈ یا یونیورسٹی سے اول، دوم یا سوئم پوزیشن حاصل کی ہو صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقع پر نمائش کے سلسلہ میں اپنے مختصر حالاتِ زندگی اور پوزیشن حاصل کرنے کی تفصیل اور کارڈ سائز کی تین عدد تصاویر درکار ہیں۔ مستورات اپنے کوائف اور تصاویر مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوائیں اور صرف کوائف کی نقل نظارت تعلیم کو بھی ارسال کریں

محترمہ فوزیہ احمد صاحبہ سی۔ ۱۸۰۔ ماڈل ٹاؤن لاہور پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۷۰۰

مرد اپنے کوائف اور تصاویر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ پوسٹ کوڈ نمبر ۳۵۴۶۰ ارسال کریں۔ براہ کرم اپنے کوائف اور تصاویر جلد از جلد رجسٹرڈ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

# اطلاعات و اعلانات

## پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی/موصیات کے موجودہ پتے درکار ہیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو ان کے بارے میں نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

۱۔ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب ابن مکرم فوجدار احمد صاحب ساکن بھوپال والا سیالکوٹ۔ وصیت نمبر ۲۱۸۲۹۔

۲۔ مکرم سید ناصر احمد ولد سید محمد احمد صاحب آف کوچہ حسام الدین سیالکوٹ نے کراچی میں وصیت کی۔ اُس کے بعد موصی مذکور آفیسرز کالونی لاہور کینٹ میں رہائش پذیر ہوئے۔ وصیت نمبر ۲۱۶۰۲

۳۔ مکرم عبدالحکیم خالد ابن مکرم علم الدین صاحب نواب شاہ سندھ۔ وصیت نمبر ۲۱۶۶۰۔

۴۔ محترمہ امۃ الکریم ناصر زوجہ نصیر الرحمٰن سنوری لاہور۔ وصیت نمبر ۲۱۶۱۹۔

۵۔ مکرم محمود احمد صاحب ابن چوہدری محمد صادق صاحب C-192 لطیف آباد حیدر آباد سندھ۔ وصیت نمبر ۲۱۶۹۸۔

۶۔ محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ زوجہ مکرم مختار احمد صاحب ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ۔ وصیت نمبر ۱۸۶۳۲ نے ۱۱-۱۱-۶۶ کو وصیت کی۔ محلہ دارالیمن غربی میں بھی ۱۹۷۴ء میں رہی ہیں۔

۷۔ محترمہ رفیعہ خانم صاحبہ زوجہ مکرم مجید احمد صاحب ساکن متصل مری کلب ولنگٹن مال لاہور کینٹ۔ وصیت نمبر ۱۶۸۰۶۔

۸۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حسن محمد صاحب۔ وصیت نمبر ۱۶۸۷۲ نے ۱۹۶۲ء میں شیخوپورہ شہر سے وصیت کی تھی۔

۹ مکرم محمد رشید ولد چوہدری محمد اسماعیل سکنہ کالیہ ضلع شیخوپورہ وصیت نمبر ۲۱۴۴۰

(۱۰) محترمہ بخت بھری صاحبہ زوجہ آغا خان صاحب وصیت نمبر ۱۶۲۹۱ نے ۱۹۶۱ء میں دارالرحمت شرقی ربوہ سے وصیت کی تھی پھر دفتر سے رابطہ نہیں کیا۔

(۱۱) مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب ولد مرزا عبدالمجید صاحب وصیت نمبر ۲۱۶۴۴ پی اے ایف کورنگی کریک کراچی نمبر ۲۰۔

(۱۲) مکرم مرزا مشتاق احمد ناصر صاحب ابن کیپٹن مرزا عمر حیات خان صاحب کراچی حال جرمنی

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

## اعلان نکاح

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری منیر احمد طاہر صاحب ابن چوہدری فضل دین صاحب کے نکاح ہمراہ عزیزہ محمودہ فرزانہ بنت مکرم خواجہ منور احمد صاحب بعوض ۵۰ ہزار روپے حق مہر مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی میں مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۸۹ء کو بعد نماز عصر پڑھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ رشتہ کے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

مبارک احمد اعجاز۔ گولبازار ربوہ

## درخواستِ دعا

• میرے بیٹے عزیزم مبارک احمد، ماڈل کالونی کراچی میں بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل صحت عطا فرمائے

محمد شفیع سلیم پوری سلیم پورہ۔ سیالکوٹ

• خاکسار کی والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ صوفی عبدالسلام صاحب آف مانسہرہ (ہزارہ) مختصر علالت کے بعد بعمر ۵۷ سال مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۸۹ء کو مردان میں انتقال کر گئیں۔ والدہ صاحبہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لانے پر محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

والدہ صاحبہ آخر دم تک پابند صوم و صلوٰۃ رہیں تمام عمر جب تک صحت رہی محلے کے بچوں کو قرآن شریف پڑھاتی رہیں۔

احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسعود احمد اعوان (قائد ضلع اسلام آباد) D/2 C ۱-۱/۶-G، خیابان سہروردی اسلام آباد

• خاکسار کی خوشدامن محترمہ سارہ خانم صاحبہ زوجہ ملک عبدالقدیر خان صاحب 588 جناح کالونی فیصل آباد مورخہ 8 دسمبر 1988ء بروز جمعرات اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ ان کو موصیہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اسی لئے اگلے روز میت ربوہ لائی گئی۔ بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب

شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور رات آٹھ بجے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نہایت مہمان نواز خوش اخلاق دعاگو اور احمدیت سے سچی محبت رکھنے والی تھیں علاوہ ازیں پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گذار اور جماعتی کاموں کی طرف خصوصی رغبت رکھنے والی تھیں۔ غرباء، مساکین میں صدقہ خیرات اکثر کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے اپنی یادگار چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم ملک منظور قدیر خان صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ فیصل آباد میں ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔

(نصیر احمد طاہر۔ احمدیہ گیسٹ ہاؤس کراچی)

میرے بھائی عزیزم محمد اصغر صاحب موضع گوئیکی کافی دیر سے پیٹ میں درد رہنے کی وجہ سے بیمار تھے۔ حال ہی میں ان کا دو دفعہ آپریشن ہو چکا ہے۔ احباب جماعت اور افراد خاندان سے اُن کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(راجہ منظور احمد۔ دارالنصر غربی)

## مرکزی امتحان سہ ماہی اوّل

۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء

مجالس انصاراللہ مطلع رہیں کہ مرکزی امتحان سہ ماہی اول ۱۳۶۸ ہش/۱۹۸۹ء مورخہ ۱۷ امان/مارچ ۱۳۶۸ ہش/۱۹۸۹ء کو منعقد ہو گا۔ اس لئے انصار بھائی ابھی سے تیاری فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ احباب کو مرکزی امتحان میں شامل کریں۔

مرکزی امتحان سہ ماہی اول کے لئے مندرجہ ذیل نصاب ہے۔

(۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۹ ربع چہارم پارہ ۳۰ ربع اول۔
(۲) کتاب "ضرورۃ الامام"
(۳) بنیادی نصاب

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

## یوم پیشگوئی (فضل عمر)

تمام جماعتوں کے عہدیداران اپنی جماعت میں اور اپنے حالات کے مطابق مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۸۹ء کو یوم پیشگوئی (فضل عمر) پوری شان کے ساتھ منائیں اور اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر احباب کو آگاہ کریں۔ تمام مربیان اس کی پابندی کرائیں۔ اور پھر کارروائی کی رپورٹ ارسال مرکز کریں۔

نظارت اصلاح وارشاد

## اعلان برائے لجنات

لجنات کی طرف سے وعدہ جات تحریک جدید کی جو فہرستیں وصول ہو رہی ہیں ان میں معیاری وعدہ جات کی طرف پوری توجہ نہیں دی گئی ہے۔ برسرِ روزگار افراد کے لئے کم از کم ماہوار آمد کے ۱/۵ کی شرح مقرر ہے۔ اسی طرح بعض خواتین کے ۲۴ روپیہ سے کم کے وعدے بھی ہیں۔ اس طرف توجہ کریں اور گذشتہ کی نسبت کم از کم چالیس فیصد اضافہ کے ساتھ اپنی وعدہ جات کی فہرست بھجوائیں۔

اپنی مساعی کی لجنہ مرکزیہ کو ضرور رپورٹ فرماویں۔

سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## رپورٹ سالانہ اجتماع ضلع ہزارہ بمقام ایبٹ آباد

۲۵ نومبر ۱۹۸۸ء کو لجنہ اماء اللہ ضلع ہزارہ کا سالانہ اجتماع ایبٹ آباد کے مقام پر منعقد ہوا۔ جس میں لجنہ اماء اللہ داتہ، مانسہرہ اور ہری پور کی بھی نمائندگی ہوئی۔ اجلاس مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ صدر علاقائی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تقریری مقابلہ جات کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی علمی، قلمی خدمات کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ محترمہ مس احمد صاحبہ نے نعت پڑھی۔ تمام ممبرات نے نماز باجماعت ادا کی۔

آخر میں مکرمہ علاقائی صدر صاحبہ نے اپنے خطاب میں بچوں کی تربیت اور دعاؤں میں لگے رہنے کی تلقین کی۔ اور پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے۔ کھانے کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

AL-FURQAN MOTORS LIMITED.
AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD
for Ganuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پُرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں۔
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۲۴۶۰۶، ۷۲۴۶۰۷، ۷۲۴۶۰۹

القیصر نفیس زری ٹیلرز
احمدیہ مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ
۰۔ برقعہ ۰۔ سوٹ ۰۔ ساڑھیاں ۰۔ دوپٹے
۰۔ غرارہ سیٹ ۰۔ میکسی ۰۔ سلمہ ستارہ
۰۔ کشیدہ کاری اور کڑھائی کا مرکز

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھراء کی شکار دُکھیا عورتوں کے لیے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۲۲۲ فون: ۳۹۹۷
حکیم نظام جان صاحب کے فرزند حکیم انوار احمد جان
۰۔ ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو کوٹھی ۱ دارالعلوم غربی ربوہ
۰۔ ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
۰۔ ہر ماہ کی ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲۔ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ یو بی ایل بالائی منزل لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹
اور
۰۔ ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں
ہر جگہ خواتین کیلئے معائنہ کا انتظام ہے
مینجر: دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ فون: ۵۵۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# خبریں

• اسلام آباد میں امریکی سنٹر کے باہر مظاہرین کا پولیس سے ٹکراؤ ہو گیا۔ اطلاعات کے مطابق دونوں طرف سے گولیاں چلائی گئیں۔ مظاہرین نے زبردستی امریکن سنٹر میں گھسنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں پولیس فائرنگ سے ۵ افراد ہلاک اور ۱۰۰ کے قریب زخمی ہو گئے۔ معروف سیاسی رہنماؤں نوابزادہ نصراللہ، مولوی فضل الرحمٰن اور مولانا کوثر نیازی آنسو گیس کے شیل لگنے سے زخمی ہو گئے۔ یہ مظاہرین تحریک ناموس رسالت کے زیر اہتمام آئے تھے انہوں نے امریکن سنٹر سے پرچم اتار کر نذر آتش کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن بے ہوش ہو گئے۔ تصادم اور خشت باری کا سلسلہ ایک گھنٹے سے زائد عرصے تک جاری رہا۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے ہسپتالوں میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا۔

• فیصل آباد میں مسلسل دوسرے روز کے ہنگاموں میں ۱۹ افراد زخمی ہو گئے ہنگاموں میں دو مجسٹریٹ ایک ڈی ایس پی سمیت ۱۳ پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ مظاہرین نے درجنوں فیکٹریوں، بنک، سنیما اور پٹرول پمپ کو آگ لگا کر تباہ کر دیا۔ آنسو گیس کی ایک گاڑی کو نہر میں پھینک دیا۔ چار درجن کے قریب کاروں بسوں موٹر سائیکلوں اور دوسری گاڑیوں کو جلا دیا گیا۔ پولیس نے اعلان کرا دیا کہ شہری اپنی حفاظت خود کریں شہر کے تمام تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے۔

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے بیجنگ میں ناموور چینی لیڈر ڈینگ سیاؤ پنگ سے ملاقات کی۔ چینی رہنما نے محترمہ بے نظیر کو دنیا کی سب سے کم عمر مدبر ہونے پر مبارکباد دی اور اس امر پہ زور دیا کہ پاک چین دوستی کا گراں قدر ورثہ نئی نسل کو منتقل کیا جائے گا۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ان کا ملک چین کے تجربات سے استفادہ کرنا چاہتا ہے۔

• وفاقی وزیر داخلہ اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ اسلام آباد کے واقعے کی عدالتی تحقیقات کے نتیجے میں جو لوگ اس واقعہ کے قصوروار پائے جائیں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ وہ آج سینٹ میں التوا کی کئی تحریکوں پر بحث کر رہے تھے جو اس واقعے کے بارے میں پیش کی گئیں تھیں اس سے قبل سینٹ کے چیئرمین نے قواعد معطل کر کے اس واقعے پر تحریک پیش کرنے کی اجازت دی۔ اس پر وفاقی وزیر کے علاوہ ۱۸ اراکین نے بحث کی۔ بعد میں سینٹ نے اتفاق رائے سے شیطانی آیات نامی کتاب کے خلاف مذمتی قرارداد منظور کر لی۔

• وفاقی وزیر داخلہ اعتزاز احسن نے آج اسلام آباد کے ہسپتالوں میں واقعہ اسلام آباد کے زخمیوں کی عیادت کی

• آئل ٹینکر کی ایسوسی ایشن نے اپنی ہڑتال ختم کر دی ہے۔

• کوئٹہ کی اسمبلی کے اجلاس میں وزیر خزانہ مولوی عصمت اللہ نے نئے سال کا بجٹ پیش کر دیا ہے۔

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو ۱۳ فروری کی شام چین کے دورے سے وطن واپس پہنچ گئیں۔

• حکومت پاکستان نے ”شیطانی آیات“ نامی کتاب کا معاملہ بین الاقوامی سطح پر اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے اس سلسلے میں حکومت نے اسلامی کانفرنس کے سیکرٹریٹ سے رابطہ قائم کیا ہے۔ نیز اس کتاب کے پبلشر سے رابطہ قائم کر کے اسے کہا جا رہا ہے کہ وہ مارکیٹ سے کتاب واپس لے کر اس کے تمام نسخے تلف کر دے اور امت مسلمہ سے معافی مانگے۔ یہ بات ایک سرکاری اعلان میں بتائی گئی۔

• ونگٹن میں پاکستان اور نیوزی لینڈ کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میچ کے چوتھے دن پاکستان نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے چار وکٹوں کے نقصان پر ۱۴۸ رنز بنائے

## خصوصی تحریک دعا

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی آنکھ کا اپریشن راولپنڈی میں ہوا ہے۔ آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔

احباب جماعت خصوصی توجہ سے دعائیں کریں کہ شافی مطلق محترم صاحبزادہ صاحب کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے اور آنکھ کا آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب کرے


**راحت جان** — تبخیر معدہ کی مجرب دوا — قیمت ۱۴/-

**شربت صدر** — نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے — قیمت ۶/-

**تریاق معدہ** — خرابیٔ ہاضمہ کا مؤثر علاج — قیمت ۱۴/-

**تریاق بواسیر** — بواسیر کا شافی علاج — قیمت ۱۵/-

**روشن کاجل** — آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے — قیمت ۵/-

**اکسیر پائیوریا** — خون اور پیپ کو روکتا ہے — قیمت ۱۰/-

**ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ) — فون ۶۳۴ — گولبازار ربوہ پوسٹ بکس ۶



**گلشن بیکری**
ہر قسم کا مال خریدنے کیلئے
پر تشریف لائیں۔
نزد ایوان محمود ربوہ


## لاہور کے احباب کیلئے ضروری اطلاع

لاہور کے جو احباب الفضل کا روزنامہ کا پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروانا چاہتے ہوں یا اشتہارات الفضل میں دینے کے خواہش مند ہوں وہ ہمارے نمائندے مکرم عبد المالک صاحب سے دار الذکر میں رابطہ قائم فرمائیں۔

(منیجر الفضل)


**اکسیر اپھارہ ☆ اکسیر دودھ ☆ اکسیر کنارہ ☆ تریاق زہرباد ☆ اکسیر سرگن ☆ اکسیر واہ**
و دیگر اکسیرات حیوانات کے نرخ
فی پیکٹ ۳/- ، درجن ۲۷/- ، گرس ۳۰۲/-
بونس علاوہ — تفصیلی لٹریچر مفت
**کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ**
فون سیلز آفس: ۷۱، کلینک: ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر زبیر: ۶۰۷



**کہکشاں ہاؤسنگ سکیم**
(حکومت پنجاب سے منظور شدہ)
• مجید بلاک کی خریداری کیلئے ہم سے رجوع کریں
• ہمیں دار الصدر، دار الرحمت اور ناصر آباد میں خالی پلاٹ فوری طور پر درکار ہیں فروخت کرنے کے خواہشمند ہم سے رابطہ کریں • زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے ربوہ کا سب سے پہلا اور با اعتماد ادارہ
**احمد اسٹیٹس** رجسٹرڈ ربوہ
فون دفتر: ۵۳۵



**خارش** خشک ہو یا تر صرف تین یوم میں آرام
فون ۹۰۵
نصرت دواخانہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ



☆ نرینہ اولاد سے محروم ☆ بے اولاد ☆ اٹھراء ☆ سوکھا ☆ گرمی ☆ گیس کا علاج کرنے والے
**۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت — مشہور دواخانہ** (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی: حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ — پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ — فون نمبر ۰۴۳۱-۷۴۸۴۴، ۷۶۴۹۷

**برانچیں**
• اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ
• چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان — پوسٹ بکس نمبر ۴۹۸
فون نمبر ۰۶۱-۳۱-۲۶
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے